السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا بھائی کو قرآن مجید مع ترجمہ وقدرے صرف و نحو وعقائد وحدیث پڑھا کر علم انگریزی پڑھوائے و نیز انگریزی کے ساتھ علم دینی بھی پڑھاتا جائے، آیا یہ انگریزی پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی زبان فی نفسہ مذموم نہیں ہے۔ ہاں ناجائز بات بولنا خواہ کسی زبان میں ہو، البتہ مذموم ہے۔ زبانوں کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ الروم، رکوع ۳] یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے آسمان اور زمین کا بنانا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک امت میں یقیناً رسول بھیجا ہے اور جب کبھی کسی قوم کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے تو اسی قوم کی زبان میں بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا سورۃ نحل، رکوع ۵] ''یعنی بے شبہ ہے اور بالیقین ہم نے ایک امت میں ایک رسول بھیجا ہے۔'' نیز فرماتا ہے : وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ سورۃ ابراہیم، رکوع ۱] ''یعنی ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اسی قوم کی زبان میں۔

ان آیات سے بخوبی ثابت ہے کہ انگریزوں کی طرف بھی بالیقین کوئی رسول بھیجا گیا ہے اور جو رسول بھیجا گیا ہے، انھیں کی زبان میں بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی زبان انگریزی ہو یا اور کوئی، فی نفسہٖ مذموم نہیں ہے، اس سے ثابت ہوا فی نفسہٖ کسی زبان کا سیکھنا یا سکھانا ممنوع نہیں ہے، بلکہ اگر کسی زبان کے سیکھنے یا سکھانے سے کوئی نیک غرض متعلق ہو تو اس کا سیکھنا یا سکھانا موجبِ اجر و ثواب ہے۔

(رواہ البخاري)[1]"عن زيد بن ثابت أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أمره أن يتعلم كتاب اليهود، حتی كتبت للنبي صلی اللہ علیہ وسلم كتبه، وأقرأته كتبهم إذا كتبوا إليه"

''یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا کہ یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیں، انھوں نے یہودیوں کا لکھنا سیکھ لیا، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط یہودیوں کے پاس لکھ بھیجتے اور یہودیوں کے خطوط جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو ان کو پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیتے۔'' (بخاری شریف، مطبوعہ احمدی : ۱۰۶۸/۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:92

محدث فتویٰ

---

[1] صحيح البخاري مع فتح الباري (۱۸۶/۱۳) امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث تعلیقاً ذکر کی ہے، البتہ امام ابو داود (۳۶۴۵) اور امام ترمذی (۲۷۱۵) نے اسے موصولاً روایت کیا ہے۔